Fikr-o-Nasar (Islamabad) 11:2 (1973)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

ہر وہ کام جس کا تعلق فرد کی بجائے جماعت سے ہو اس کی تکمیل کے لئے جماعت کی صفوں میں اتحاد کا ہونا ضروری ہے۔ یہ ایک ایسا نکتہ ہے جس کو سمجھنے کے لئے کسی غیر معمولی فہم و بصیرت کی ضرورت نہیں۔ یہ بات کائنات کے مزاج میں رکھی گئی ہے اور روز مرہ زندگی کے معاملات میں بھی اس کا بآسانی تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ غلبہ قوت کا رہین منت ہے اور قوت کا راز اتحاد میں پوشیدہ ہے۔ خالق کائنات سے زیادہ اس نکتے کا علم اور کسے ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالی نے امت مسلمہ کو دنیا کی امامت کا کام سونپا اور شہادت حق اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے مشن پر مامور کیا (وکذالک جعلنا کم امة وسطا لتکونوا شھداء علی الناس۔ کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر) تو اپنی کتاب میں اس نکتے کو نظر انداز نہیں کیا اور نہایت حکیمانہ انداز میں اس کی اہمیت واضح فرمادی۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولاتفرقوا (آل عمران) واطیعوااللہ و رسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم (انفال)

ان آیات میں نفیاً و اثباتاً اتحاد کی تلقین کے ساتھ پھوٹ اور نفاق کے انجام بد سے بھی خبردار کردیا۔ یہ جتا دیا کہ آپس میں لڑنے جھگڑنے سے تم کمزور ہوکر بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ لوگوں کے دلوں سے تمہاری سطوت کا رعب جاتا رہے گا۔ انجام کار تم دنیا میں غالب ہونے کے بجائے مغلوب ہوکر ذلت و مسکنت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے متعدد مقامات پر مختلف طریقوں سے ملت

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.
http://iri.iiu.edu.pk/

بیضا کو یہ حقیقت ذہن نشین کرائی ہے۔ اور اللہ کے رسول نے بھی اپنے اقوال زریں میں اس نکتے کو بار بار دھرایا ہے تاکہ بات دلوں میں راسخ ہو جائے۔ ید اللہ علی الجماعۃ۔ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ من شذ شذ فی النار۔ جو جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں گیا۔

مسلمان جب تک اس نصیحت پر کار بند رہے ،انھوں نے اپنی صفوں میں اتحاد قائم رکھا وہ آگے بڑھتے گئے، فتح و نصرت ان کے قدم چومتی رہی، عزت و سر بلندی ان کا مقسوم ہوئی۔ لیکن جب انھوں نے اس سبق کو فراموش کردیا ذلت و نکبت ان کا مقدر بن گئی۔

آج مسلمان تعداد کے اعتبار سے کتنے زیادہ ہیں، دنیا کے ایک وسیع رقبے پر ان کی آبادیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ چھوٹے بڑے درجنوں ملک ہیں جہاں مسلمان حکومتیں قائم ہیں۔ لیکن چونکہ ان میں مرکزیت کا فقدان ہے، وہ ایک رشتہ وحدت میں منسلک نہیں، اس لئے عالمی امور اور بین الاقوامی معاملات میں ان کی کوئی آواز نہیں۔ دنیا کی اصلاح و تعمیر میں کوئی موثر کردار ادا کرنا تو دور کی بات ہے ان کے لئے اپنے وجود کو برقرار رکھنا مشکل ہو رہا ہے۔ اس وقت دنیائے اسلام کی حالت ان خزاں رسیدہ پتوں کی سی ہے جو درخت سے الگ ہونے کے بعد ادھر سے ادھر مارے مارے پھرتے ہیں اور ہوا اپنی ٹھوکروں سے انھیں پامال کرتی ہے۔ جائے عبرت ہے کہ موسن فولاد سے خس و خاشاک بن گیا۔ آج شاید ہی مسلمانوں کا کوئی ملک ایسا ہو جو نام نہاد عالمی طاقتوں کی سیاسی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کی بازی گاہ نہ ہو۔ مسلمان سب کچھ دیکھتے اور سنتے ہیں لیکن کچھ کرنہیں سکتے۔ وہ اپنے آپ کو بالکل بے بس پاتے ہیں۔ حالات پر قابو پاکر حالات کا رخ موڑنے کے بجائے وہ حالات کے دھارے پر بہنے کے لئے مجبور ہیں۔ یہی مسلمان اگر آج متحد ہو جائیں تو دنیا کی ایک عظیم طاقت بن سکتے ہیں۔

اتحاد کی خواهش هر دل کی آواز هے۔ یکن اتحاد خواهشوں اور نیک تمناؤں سے قائم نهیں هوتا ۔ اس کے لئے عمل، اقدام اور جهد مسلسل کی ضرورت هے ۔ ان تمام عوامل کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنا هوگا جو اتحاد کو پاره پاره کرکے تفریق و تقسیم کو جنم دیتے هیں اور ایسے مثبت قدم اٹھانے هوں گے جو اتحاد بین المسلمین کو فروغ دیں ۔

اس امت کا سب سے پهلا کلمۂ جامعه لاالٰه الاالله محمد رسول الله هے ۔ یه ایک مختصر سا فقره هے لیکن اس کے تقاضے اور مضمرات اپنی وسعت میں ناپیدا کنار هیں ۔ تفصیل میں جانے کا یه محل نهیں چند لفظوں میں یوں سمجھنا چاهئے که اگر دنیا بھر کے مسلمان صبغة الله میں رنگ جائیں اور دوسرے تمام رنگوں کو دھوکر مٹادیں تو دیکھتے دیکھتے وه ایسی سیسه پلائی دیوار بن جائیں که اس زمانه کی بڑی سے بڑی طاقت بھی ان سے ٹکرائے تو اس کا سر پاش پاش هوجائے ۔ مسلمانوں کے لئے دین هی وه رشته هے جو انهیں وحدت کی لڑی میں پرو سکتا هے ۔ خون ، رنگ، نسل، زبان اور وطن کے رشتے عمران بشری کے محدود دائروں میں ممکن هے اتحاد و یکجهتی کی بنیاد بن سکیں لیکن اسلام جس عالمگیر اخوت پر اپنی اجتماعی تنظیم کرتا هے اس میں ان حدبندیوں کے لئے کوئی گنجائش نهیں ۔ اس لئے دنیا کے مسلمان ان امتیازات سے بالاتر هوکر اپنے اتحاد کو عالمگیر بنیادوں پر مستحکم کریں ۔ اور یه جبھی هوسکتا هے که وه صحیح معنوں میں مسلمان بن جائیں ۔